احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

روزنامہ

C.P.L 29 ٹیلی فون نمبر 213029

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

Web:http://www.alfazal.com
Email:editor@alfaz1 .com

جمعہ 23 جولائی 2004ء 4 جمادی الثانی 1425 ہجری- 23 وفا 1383 ہش جلد 54-89 نمبر 163

جو درود بھول گیا

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ:

جو مجھ پر درود پڑھنا بھول گیا اس نے جنت کا راستہ کھودیا-

(سنن ابن ماجه كتاب اقامة الصلوة باب الصلوة على النبى حديث نمبر 898)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

ہر ایک اپنے لئے کوشش کرتا ہے مگر انبیاء علیہم السلام دوسروں کے لئے کوشش کرتے ہیں۔ لوگ سوتے ہیں اور وہ ان کے لئے جاگتے ہیں۔ اور لوگ ہنستے ہیں اور وہ ان کے لئے روتے ہیں اور دنیا کی رہائی کے لئے ہر ایک مصیبت کو بخوشی اپنے پر وارد کر لیتے ہیں۔ یہ سب اس لئے کرتے ہیں کہ تا خدا تعالیٰ کچھ ایسی تجلی فرماوے کہ لوگوں پر ثابت ہو جاوے کہ خدا موجود ہے اور مستعد دلوں پر اس کی ہستی اور اس کی توحید منکشف ہو جاوے تا کہ وہ نجات پائیں۔ پس وہ جانی دشمنوں کی ہمدردی میں مر رہتے ہیں۔ اور جب انتہا درجہ پر ان کا درد پہنچتا ہے اور ان کی دردناک آہوں سے (جو مخلوق کی رہائی کے لئے ہوتی ہیں) آسمان پُر ہو جاتا ہے۔ تب خدا تعالیٰ اپنے چہرہ کی چمک دکھلاتا ہے اور زبردست نشانوں کے ساتھ اپنی ہستی اور اپنی توحید لوگوں پر ظاہر کرتا ہے۔ پس اس میں شک نہیں کہ توحید اور خدا دانی کی متاع رسول کے دامن سے ہی دنیا کو ملتی ہے بغیر اس کے ہرگز نہیں مل سکتی اور اس امر میں سب سے اعلیٰ نمونہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دکھلایا۔ کہ ایک قوم جو نجاست پر بیٹھی ہوئی تھی ان کو نجاست سے اٹھا کر گلزار میں پہنچا دیا۔ اور وہ جو روحانی بھوک اور پیاس سے مرنے لگے تھے ان کے آگے روحانی اعلیٰ درجہ کی غذائیں اور شیریں شربت رکھ دئے۔ ان کو وحشیانہ حالت سے انسان بنایا۔ پھر معمولی انسان سے مہذب انسان بنایا پھر مہذب انسان سے کامل انسان بنایا اور اس قدر ان کے لئے نشان ظاہر کئے کہ ان کو خدا دکھلا دیا اور ان میں ایسی تبدیلی پیدا کر دی کہ انہوں نے فرشتوں سے ہاتھ جا ملائے۔ یہ تاثیر کسی اور نبی سے اپنی امت کی نسبت ظہور میں نہ آئی کیونکہ ان کے صحبت یاب ناقص رہے پس میں ہمیشہ تعجب کی نگہ سے دیکھتا ہوں کہ یہ عربی نبی جس کا نام **محمد** ہے (ہزار ہزار درود اور سلام اس پر) یہ کس **عالی مرتبہ کا نبی** ہے۔ اس کے عالی مقام کا انتہاء معلوم نہیں ہوسکتا اور اس کی تاثیر قدسی کا اندازہ کرنا انسان کا کام نہیں۔ افسوس کہ جیسا حق شناخت کا ہے اس کے مرتبہ کو شناخت نہیں کیا گیا۔ **وہ توحید** جو دنیا سے گم ہو چکی تھی وہی ایک پہلوان ہے جو دوبارہ اس کو دنیا میں لایا۔ اس نے خدا سے انتہائی درجہ پر محبت کی اور انتہائی درجہ پر بنی نوع کی ہمدردی میں اس کی جان گداز ہوئی اس لئے خدا نے جو اس کے دل کے راز کا واقف تھا اس کو **تمام انبیاء** اور تمام **اولین و آخرین** پر فضیلت بخشی اور اس کی مرادیں اس کی زندگی میں اس کو دیں۔ وہی ہے جو سرچشمہ ہر ایک فیض کا ہے اور وہ شخص جو بغیر اقرار افاضہ اس کے کسی فضیلت کا دعویٰ کرتا ہے۔ وہ انسان نہیں ہے بلکہ **ذُرّیت شیطان** ہے کیونکہ ہر ایک فضیلت کی کنجی اس کو دی گئی ہے اور ہر ایک معرفت کا خزانہ اس کو عطا کیا گیا ہے۔ جو اس کے ذریعہ سے نہیں پاتا وہ محروم ازلی ہے۔ ہم کیا چیز ہیں اور ہماری حقیقت کیا ہے۔ ہم کافر نعمت ہوں گے اگر اس بات کا اقرار نہ کریں کہ توحید حقیقی ہم نے اسی نبی کے ذریعہ سے پائی اور زندہ خدا کی شناخت ہمیں اسی کامل نبی کے ذریعہ سے اور اس کے نور سے ملی ہے اور خدا کے مکالمات اور مخاطبات کا شرف بھی جس سے ہم اس کا چہرہ دیکھتے ہیں **اسی بزرگ نبی** کے ذریعہ سے ہمیں میسر آیا ہے اس آفتاب ہدایت کی شعاع دھوپ کی طرح ہم پر پڑتی ہے اور اسی وقت تک ہم منور رہ سکتے ہیں جب تک کہ ہم اس کے مقابل پر کھڑے ہیں۔

(حقيقة الوحی۔ روحانی خزائن جلد 22 ص 118)

جلسہ سالانہ برطانیہ 2004ء کے موقع پر

حضور انور کے خطابات

مورخہ 30، 31 جولائی اور یکم اگست 2004ء کو منعقد ہونے والے 38 ویں جلسہ سالانہ برطانیہ کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ کے علاوہ چار خطابات فرمائیں گے۔ تیسرے دن عالمی بیعت بھی نشر ہوگی۔ جلسہ کی تمام کارروائی احمدیہ ٹیلی ویژن کے ذریعہ Live ٹیلی کاسٹ کی جائے گی۔ حضور انور کے خطابات کا پاکستانی وقت کے مطابق پروگرام درج ذیل ہے۔

مورخہ 30 جولائی 2004ء

5:00 بجے سہ پہر — خطبہ جمعہ
8:30 بجے رات — افتتاحی خطاب

مورخہ 31 جولائی 2004ء

4:00 بجے سہ پہر — خواتین سے خطاب
8:00 بجے رات — دوسرے روز کا خطاب

مورخہ یکم اگست 2004ء

5:00 بجے سہ پہر — عالمی بیعت
8:00 بجے رات — اختتامی خطاب

خصوصی درخواست دعا

احباب جماعت سے جملہ اسیران راہ مولا کی جلد اور باعزت رہائی نیز مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کے لئے درمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے ان بھائیوں کو اپنی حفظ وامان میں رکھے ہر شر سے بچائے-

پلاسٹک سرجن کی آمد

مکرم ڈاکٹر ابرار پیرزادہ صاحب پلاسٹک سرجن مورخہ 25 جولائی 2004ء بروز اتوار ہسپتال میں مریضوں کا معائنہ کرینگے۔ ضرورت منداحباب سرجیکل / ای این ٹی آؤٹ ڈور سے ریفر کروا کر پرچی روم سے اپنی پرچی بنوالیں۔ بغیر ریفر کروائے مکرم ڈاکٹر صاحب کو دکھانا ممکن نہ ہوگا۔ احباب استفادہ کیلئے تشریف لائیں۔ (ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

مشعل راہ

گاؤں گاؤں ہمارے علماء اور مفتی ہوں

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں۔

جب ہم چاہتے ہیں کہ دنیا کے ہر گوشہ اور ہر قوم اور ہر زبان میں ہماری دعوت الی اللہ ہو تو دوسرا سوال جو قدرتاً پیدا ہوتا ہے یہ ہوگا کہ دعوت الی اللہ کے لئے (مربی) کہاں سے آویں؟ یہ وہ سوال ہے جس نے ہمیشہ میرے دل کو دکھ میں رکھا ہے خود حضرت مسیح موعود بھی یہ تڑپ رکھتے تھے کہ اخلاص کے ساتھ (دعوت الی اللہ) کرنے والے ملیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح کی بھی یہ آرزو رہی۔ اسی خواہش نے اسی جگہ اسی (بیت الذکر) میں مدرسہ احمدیہ کی بنیاد مجھ سے رکھوائی اور اسی (بیت الذکر) میں بڑے زور سے اس کی مخالفت کی گئی۔ لیکن میری کوئی ذاتی خواہش اور غرض نہ تھی محض اعلائے سلسلہ کی غرض سے میں نے یہ تحریک کی تھی باوجودیکہ بڑے بڑے آدمیوں نے مخالفت کی۔ آخر اللہ تعالیٰ نے اس مدرسہ کو قائم کر ہی دیا۔ اس وقت سمجھنے والوں نے نہ سمجھا کہ اس مدرسہ کی کس قدر ضرورت ہے اور مخالفت میں حصہ لیا۔ میں دیکھتا تھا کہ علماء کے قائم مقام پیدا نہیں ہوتے۔ میرے دوستو! یہ معمولی مصیبت اور دکھ نہیں ہے کیا تم چاہتے ہو۔ ہاں کیا تم چاہتے ہو کہ فتویٰ پوچھنے کے لئے تم ندوہ اور دوسرے غیر احمدی مدرسوں یا علماء سے سوال کرتے پھرو۔ جو تم پر کفر کے فتوے دے رہے ہیں؟ دینی علوم کے بغیر قوم مردہ ہوتی ہے پس اس خیال کو مدنظر رکھ کر باوجود پر جوش مخالفت کے میں نے مدرسہ احمدیہ کی تحریک کو اٹھایا اور خدا کا فضل ہے کہ وہ مدرسہ دن بدن ترقی کر رہا ہے۔ لیکن ہمیں تو اس وقت واعظ اور معلموں کی ضرورت ہے مدرسہ سے تعلیم یافتہ نکلیں گے اور انشاء اللہ وہ مفید ثابت ہوں گے مگر ضرورتیں ایسی ہیں کہ ابھی ملیں۔ میرا اپنا دل تو چاہتا ہے کہ گاؤں گاؤں ہمارے علماء اور مفتی ہوں۔ جن کے ذریعہ علوم دینیہ کی تعلیم و تدریس کا سلسلہ جاری ہو۔ اور کوئی بھی احمدی باقی نہ رہے جو پڑھا لکھا نہ ہو اور علوم دینی سے واقف نہ ہو۔ میرے دل میں اس غرض کے لئے بھی عجیب عجیب تجویزیں ہیں جو خدا چاہے گا تو پوری ہو جائیں گی۔

غرض یہ ضروری سوال ہے کہ مربی کہاں سے آویں؟ اور پھر چونکہ ہم چاہتے ہیں کہ ہر قوم اور ہر زبان میں ہماری (دعوت الی اللہ) ہو اس لئے ضرورت ہے کہ مختلف زبانیں سکھائی جاویں۔ حضرت خلیفۃ المسیح کی زندگی میں میں نے ارادہ کیا تھا کہ بعض ایسے طالب علم ملیں جو سنسکرت پڑھیں اور پھر وہ ہندوؤں کے گاؤں میں جا کر کوئی مدرسہ کھول دیں۔ اور تعلیم کے ساتھ (دعوت الی اللہ) کا سلسلہ بھی رکھیں اور ایک عرصہ تک وہاں رہیں جب (احمدیت) کا بیج بویا جائے تو مدرسہ کسی شاگرد کے سپرد کر کے آپ دوسری جگہ جا کر کام کریں۔ غرض جس رنگ میں (دعوت الی اللہ) آسانی سے ہو سکے کریں۔

اس قسم کے لوگوں کی بہت بڑی ضرورت ہے جو خدمت دین کے لئے نکل کھڑے ہوں۔ یہ ضرورت کس طرح پوری ہو ایک سہل طریق خدا تعالیٰ نے میرے دل میں ڈالا ہے اور وہ یہ ہے کہ یہاں ایک مدرسہ ہو تم باہم مل کر اس کے لئے مشورہ کرو۔

(منصب خلافت. انوار العلوم جلد 2 ص 39)

میاں محمد صدیق بانی گولڈ میڈل وانعامی سکالرشپ 2004

مکرم محمد صدیق بانی (مرحوم) کی طرف سے ہر سال مندرجہ ذیل امتحانات میں پاکستان بھر میں اول پوزیشن حاصل کرنے والے احمدی طالب علم اور طالبہ کو مندرجہ ذیل تفصیل کے ساتھ انعامات دیئے جاتے ہیں۔

1۔ انٹرمیڈیٹ

☆ پری میڈیکل گروپ ☆ پری انجینئرنگ گروپ

☆ جنرل گروپ (پری میڈیکل اور پری انجینئرنگ کے علاوہ باقی تمام کمبینیشنز)

2۔ میٹرک

☆ سائنس گروپ ☆ جنرل سائنس گروپ

انٹرمیڈیٹ کے مندرجہ بالا تینوں اور میٹرک کے دونوں شعبہ جات میں جو احمدی طلباء اور طالبات پاکستان بھر کے احمدی طلبہ سے سب سے زیادہ نمبر حاصل کریں گے خواہ ان کی بورڈ میں کوئی پوزیشن ہو یا نہ ہو اور ان کا تعلق پنجاب، سندھ، بلوچستان، سرحد یا آزاد کشمیر کے کسی بھی بورڈ سے ہو۔ اگر وہ قواعد پر پورے اترتے ہوں تو انعامی مقابلہ میں شامل ہو سکتے ہیں۔ انٹرمیڈیٹ کے تینوں گروپس میں جو طلبہ سب سے زیادہ نمبر حاصل کریں گے وہ مبلغ پچیس پچیس ہزار روپے انعامی سکالر شپ اور گولڈ میڈل کے حقدار قرار پائیں گے۔ اسی طرح میٹرک کے دونوں گروپس میں جو طلبہ سب سے زیادہ نمبر حاصل کریں گے وہ مبلغ دس دس ہزار روپے انعامی سکالرشپ کے حقدار قرار پائیں گے۔

قواعد وضوابط

☆ یہ اعلان میٹرک اور انٹرمیڈیٹ کے اپریل 2004ء میں ہونے والے سالانہ امتحان کیلئے ہے (اس سے پہلے کا کوئی کیس اس سکیم میں شامل نہ ہو سکے گا۔ واضح ہو کہ 2003ء تک پوزیشن حاصل کرنے والے طلبہ کو یہ انعامات دیئے جا چکے ہیں۔)

☆ اس سکیم کا اطلاق صرف پہلے سالانہ امتحان پر ہوگا۔

☆ جزوی امتحان (By Parts) یا ڈویژن بہتر کرنے والے طلبہ اس مقابلہ میں شامل ہونے کے اہل نہ ہونگے۔

☆ طلباء و طالبات کے لئے الگ الگ معیار نہیں ہیں بلکہ اپنے شعبہ میں جو بھی سب سے زیادہ نمبر حاصل کرے گا وہ انعام کا مستحق قرار پائے گا۔

☆ انٹرمیڈیٹ کے سالانہ امتحان 2004ء میں 800 یا اس سے زائد نمبر اور میٹرک کے سالانہ امتحان 2004ء میں جنرل گروپ 700/850 یا اس سے زائد نمبر اور سائنس گروپ 750/850 نمبر یا اس سے زائد نمبر حاصل کرنے والے طلباء و طالبات درخواست دینے کے اہل ہونگے۔

درخواست دینے کا طریقہ کار:

☆ سادہ کاغذ پر بنام ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ درخواست بھجوانا ہوگی۔

☆ درخواست کے ساتھ متعلقہ امتحان انٹرمیڈیٹ اور میٹرک کی سند یا مارک شیٹ کی فوٹو کاپی لازمی ہوگی۔

☆ اسی طرح درخواست اور سند یا مارک شیٹ کی فوٹو کاپی پر بھی مکرم امیر صاحب جماعت/امیر صاحب ضلع کی تصدیق لازمی ہے۔ تصدیق کے بغیر کوئی درخواست زیر غور نہ لائی جائے گی۔

☆ انعام کے حقدار طلبہ کو ان کی درخواست پر مندرج ایڈریس پر اطلاع کر دی جائے گی۔

☆ درخواست جمع کروانے کی آخری تاریخ 31 دسمبر 2004ء مقرر ہے۔ اس کے بعد آنے والی کوئی درخواست زیر غور نہ لائی جائے گی۔

(نظارت تعلیم)

پبلشر آغا سیف اللہ ' پرنٹر سلطان احمد ڈوگر مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

مرزا خلیل احمد قمر صاحب

ایک باکمال استاد کے شاگرد رشید

حضرت خلیفہ نورالدین صاحب جمونی

حضرت مسیح موعود کے ابتدائی رفقاء میں حضرت خلیفہ نورالدین صاحب جمونی کو ایک خاص مقام حاصل ہے جنہیں قبول احمدیت سے قبل ہی حضرت اقدس سے تعارف حاصل تھا۔ آپ کو سلسلہ احمدیہ میں آنے کے بعد تاریخی خدمات کی توفیق ملی۔

ولادت و تعلیم

حضرت خلیفہ نورالدین جمونی صاحب کے والد کا نام معظم الدین تھا جو جلال پور جٹاں ضلع گجرات کے امام مسجد تھے۔ جب وہ اہل حدیث ہوئے تو انہوں نے اپنا نام معظم الدین سے تبدیل کر کے محمد عبداللہ رکھ لیا ہے۔ آپ کے والد ایک بڑے عالم اور بزرگ انسان تھے۔ اور جوانی سے کتب دینیہ جمع کرتے رہتے تھے کہ میرا لڑکا ہوگا تو وہ ان کو پڑھے گا۔

حضرت خلیفہ صاحب کا سن ولادت 1851ء 1852ء ہے پانچ چھ سال کی عمر میں قرآن مجید، عموی مسائل اور صرف ونحو کی ابتدائی تعلیم والد صاحب سے حاصل کی بعد میں مضافات میں جہاں کہیں کسی مشہور عالم کا پتہ چلتا وہاں جا کر عربی فارسی فقہ اور حدیث کا علم حاصل کرتے رہے۔

آپ نے ابتدائی عمر میں مولوی غلام رسول صاحب ساکن قلعہ میاں لگنے (المعروف مولوی قلعہ والے) کی بیعت کر لی۔ والد صاحب نے آپ کو حصول تعلیم کے لئے سہارنپور بھیجا پھر حضرت حکیم مولوی نورالدین صاحب کے پاس بھیرہ بھجوایا۔ آپ ابتداء سے ہی سعید فطرت وجود تھے۔ اور صاف باطن اور صاحب کشف ورویا تھے آپ بیان کرتے ہیں۔

''میں ابتدائے جوانی میں گجرات میں رہتا تھا اور اس وقت فرقہ اہل حدیث کا ابتدائی چرچا تھا اور عام مسلمانوں میں اس کی سخت مخالفت تھی۔ ان کی باتیں معقول پا کر میں بھی اہل حدیث میں شامل ہو گیا۔ ایک دفعہ سیال شریف جاتے ہوئے راستہ میں بھیرہ میں مولوی سلطان احمد صاحب مرحوم سے ملاقات ہوئی۔ انہوں نے ذکر کیا کہ میرا بھائی نورالدین نام مکہ میں حدیث پڑھ رہا ہے۔ اس طرح پہلی دفعہ میں نے حضرت مولوی نورالدین صاحب (خلیفۃ المسیح الاول) کا حال سنا۔ (رجسٹر روایات نمبر 2)

حضرت مولانا حکیم نورالدین صاحب کی شاگردی

جب حضرت مولانا نورالدین صاحب کا مکہ سے واپس آنے کا علم ہوا۔ تو آپ پیدل ہی بھیرہ روانہ ہو گئے۔ اور حضرت مولانا کی خدمت میں حاضر ہوئے۔

فرماتے ہیں:۔

''حضرت مولوی صاحب نے حکیم فضل دین صاحب اور دیگر اہل حدیثوں سے فرمایا کہ یہ ایک اور اہل حدیث آیا ہے۔ حضرت مولوی صاحب نے مجھے اہل حدیثوں کی مسجد (حکیماں والی مسجد) کا امام مقرر کر دیا اور حضرت مولوی صاحب نے میرا کھانا اپنے گھر پر مقرر کیا۔ مولوی صاحب مجھے خود حدیث پڑھاتے تھے۔ لیکن پڑھائی کے دوران میں بہت سے مریض آجاتے۔ حضرت مولوی صاحب ایک دو حدیثیں پڑھانے کے بعد مجھے نسخے لکھوانے لگ جاتے اور پھر فرماتے ان کو یہ دوائیاں بانٹ دو۔ دوائیوں کی تقسیم کے بعد مولوی صاحب پھر پڑھانا شروع کر دیتے۔ اس اثناء میں اور مریض آجاتے۔ تو پھر نسخے لکھنے اور دوائیوں کی تقسیم کا کام شروع ہو جاتا۔ غرضیکہ مریضوں کے ہر گروہ کے وقفہ کے درمیان ایک دو حدیث کی پڑھائی ہوتی۔ اس اثناء میں ایک بار منشی جمال الدین صاحب نے حضرت مولوی صاحب کو بھوپال آنے کیلئے لکھا۔ مولوی صاحب بھوپال میں مقیم ہونے کے ارادہ سے بھیرہ سے روانہ ہوئے اور مجھے بھی لاہور تک ساتھ لائے۔ لاہور پہنچ کر فرمایا کہ بھوپال میں آپ کو بھی بلوا لیں گے۔ اتنی دیر آپ یہیں ٹھہریں۔ لیکن اسی اثناء میں مولوی صاحب کے بڑے بھائی مولوی سلطان احمد صاحب فوت ہو گئے۔ اس لئے مولوی صاحب کو واپس آنا پڑا۔ مولوی صاحب نے لاہور پہنچ کر مجھے فرمایا کہ بھیرہ چلو۔ میں نے عرض کیا کہ میں اب یہاں پر مدرسہ میں باقاعدہ تعلیم حاصل کر رہا ہوں۔ لیکن مولوی صاحب اصرار کر کے مجھے بھیرہ واپس لے گئے۔ اور فرمایا کہ ہم آپ کو طب اور حدیث خود پڑھائیں گے پھر میں ہمراہ ہو لیا اور حسب سابق تعلیم کا سلسلہ جاری ہو گیا۔

بھیرہ میں قیام

قریباً دس بارہ سال حضرت مولوی صاحب کے پاس رہا۔ آپ کے گھر کے ایک فرد کی حیثیت سے رہا۔ اور حضور کے بچوں کی تعلیم و پرورش میں امداد کرتا رہا۔ ادویات کی کوٹ چھان کی نگرانی مریضوں کے نسخے لکھنے اور پھر نسخوں کی تیاری اور تقسیم کا کام سب میرے سپرد تھا۔ (رجسٹر روایات جلد 2)

بھیرہ میں ہی حضرت مولوی صاحب نے آپ کی شادی کروا دی۔ اور جب حضرت مولوی صاحب ریاست جموں میں شاہی طبیب کے طور پر تشریف لے گئے تو آپ بھی ان کے ساتھ جموں آ گئے۔

خلیفہ کے لقب سے ملقب ہونا

آپ کو خلیفہ کا لقب کیسے ملا۔ آپ بیان کرتے ہیں۔

''جموں میں جس مکان میں ہم رہتے تھے وہ محلات شاہی کے سامنے تھوڑی دور تھا میں اپنے مکان کے باغ میں ایک طرف اذان دیا کرتا تھا۔ اور خاکسار و مولوی صاحب نماز باجماعت ادا کیا کرتے تھے۔ اس جگہ بھی مولوی صاحب نے مجھے امام مقرر کر رکھا تھا۔ ان دنوں ریاست جموں و کشمیر میں اذان کی بندش تھی۔ اور اذان دینے والے کیلئے سخت سزا مقرر تھی۔ ایک دن میں نے جوش میں آ کر اذان بلند آواز سے کہہ دی۔ تو مہاراجہ صاحب نے حضرت مولوی صاحب کو بلا بھیجا اور کہا دیکھئے مولوی صاحب آپ کے خلیفہ نے اذان کہی ہے۔ اس اذان میں حی علی الصلوۃ کے الفاظ آتے ہیں۔ کیا ان کا مطلب یہی ہے کہ آ کر نماز پڑھو؟

مولوی صاحب نے فرمایا کہ یہ مطلب صحیح ہے مہاراجہ صاحب نے کہا کہ دیکھئے مولوی صاحب پھر یہ خدا کا حکم ہے نا کہ نماز کی طرف آؤ۔ مولوی صاحب نے اثبات میں جواب دیا۔ مہاراجہ نے کہا جو خدا کا حکم سن کر نماز پڑھنے نہ آئے تو وہ بہت گنہگار ہے۔ مولوی صاحب نے فرمایا کہ سرکار بالکل درست ہے۔ مہاراجہ صاحب نے کہا کہ ہماری رعایا غریب اور کمزور ہے اب اگر خدا کا یہ حکم سن کر وہ نماز نہیں پڑھے گی تو اس نافرمانی کی وجہ سے ان پر خدا کا عذاب نازل ہوگا اس لئے ہم نے اذان ہی بند کر رکھی ہے۔ حضرت مولوی صاحب نے واپس آ کر مجھے یہ واقعہ بتلایا اور کہا کہ دیکھو کس طریقہ سے اذان کی بندش کیلئے ہمیں کہا ہے۔ اس روز کے بعد سے حضرت مولوی صاحب اور دیگر احباب نے مجھے ''خلیفہ'' کے لقب سے ملقب کرنا شروع کر دیا اس سے پہلے مجھے کوئی خلیفہ نہیں کہتا تھا۔

(تاریخ احمدیت جلد 9 صفحہ 379)

ملازمت

فرماتے ہیں میں ایک دفعہ جموں سے پیدل براستہ پنجاب کشمیر گیا راستہ میں میں نے گجرات کے قریب ایک جنگل میں نماز پڑھ کر اللھم انی اعوذبک من الھم والحزن والی دعا نہایت زاری سے پڑھی۔ اس کے بعد کوئی خاص کاروبار نہ کرنے کے باوجود غیب سے ہزاروں روپے میرے پاس آئے...... مجھے حضرت مولوی صاحب نے عربی فارسی کا ترجمان بھی مقرر فرمایا۔ (رجسٹر روایات جلد 2)

آپ نے کچھ وقت سری نگر میں مردم شماری کے محکمہ میں بھی ملازمت کی تھی۔ اس لئے آپ شہر کے کونہ کونہ سے واقف تھے۔ بعد میں آپ سرکاری دفاتر میں سٹیشنری وغیرہ سپلائی کرنے کے ٹھیکے لیتے رہے۔ ان کے بہنوئی حضرت مولوی اللہ دتہ صاحب مرحوم آپ کے شریک کار تھے۔

امام مہدی کا انتظار

جب بھی کوئی عالم دین فوت ہوتا تو حضرت مولوی صاحب مجھے بتایا کرتے تھے کہ آج فلاں فوت ہو گئے۔ فلاں بزرگ فوت ہو گئے۔ تو میں کہا کرتا تھا کہ آپ مرنے کی خبریں تو دیتے ہیں مگر کسی نیک یا بزرگ کے پیدا ہونے کی خبر نہیں دیتے۔ تو ایک دن مولوی صاحب بہت خوش خوش تشریف لائے اور مجھے مخاطب کر کے فرمانے لگے کہ تم ہمیشہ کہتے تھے کہ آپ عالموں اور بزرگوں کے مرنے کی اطلاع دیتے ہیں۔ کسی عالم کے پیدا ہونے کی خبر نہیں دیتے۔ تو میں تمہیں آج ایک عالم کے پیدا ہونے کی خبر سناتا ہوں کہ قادیان میں ایک نیک اور عالم شخص پیدا ہوا ہے جو دین کے دفاع میں لٹریچر شائع کر رہا ہے اور اس کی سربلندی کیلئے کوشاں ہے۔

حج کی سعادت پانا

جن دنوں میں جموں میں تھا تو میرے پاس کچھ روپے جمع ہو گئے اور میں حج کے لئے گیا اور اپنے خرچ پر ایک اور شخص کو جو پہلے حج کر آیا تھا بطور رہنما کے ہمراہ لے گیا۔ جب میں نے حج کیا تو گرمیوں کے دن تھے اور میں کعبہ کے صحن میں سویا کرتا تھا۔

(رجسٹر روایات جلد 2)

آپ نے جوانی میں حج کیا تھا۔

حضرت اقدس سے ابتدائی تعلق

حضرت اقدس جب حضرت مولوی نورالدین صاحب کی عیادت کے سلسلہ میں جموں تشریف لے گئے تو آپ کے کمرہ میں حضرت اقدس نے قیام فرمایا یہ واقعہ اندازاً 7 جنوری 1888ء کا ہے۔

قبول احمدیت

حضرت حکیم مولانا نور الدین صاحب نے 23مارچ 1889ء کو بمقام لدھیانہ سب سے پہلے بیعت کرنے کی سعادت پائی۔ حضرت مولوی صاحب نے آپ کو کہا کہ عبدالواحد غزنوی ابن حضرت مولوی عبداللہ غزنوی صاحب (جو حضرت مولوی صاحب کے داماد تھے) کو سمجھائیں۔ آپ ان کو ایک سال تک سمجھاتے رہے مگر وہ اس طرف نہ آئے آخر آپ نے قادیان پہنچ کر 27دسمبر 1891ء کو بیعت کر لی۔

(تاریخ احمدیت جلد4ص123)

پہلے جلسہ سالانہ 1891ء میں (جس میں صرف75افراد شامل تھے) آپ بھی شامل ہوئے۔ حضرت اقدس نے نشان آسمانی کے صفحہ نمبر27پر 34 نمبر پر آپ کا نام درج فرمایا ہے۔

جنگ مقدس 22 مئی تا 5جون 1892ء امرتسر میں مباحثہ ہوا۔ اس مباحثہ کے طے کرنے کیلئے آپ نے خلیفہ نورالدین صاحب کو بھی بھجوایا۔

جنگ مقدس کے موقعہ پر فریقین حضرت اقدس اور ڈپٹی عبداللہ آتھم کی طرف سے پڑھے جانے والے پرچوں کے سوالات کے جوابات لکھنے کی سعادت پائی۔ آپ کے سامنے حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی بھی تھے۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے لکھتے ہیں۔

مجھ سے خلیفہ نورالدین صاحب جمونی نے کہا کہ آتھم کے مباحثہ میں میں بھی لکھنے والوں میں سے تھا۔ آخری دن جب حضرت مسیح موعود نے آتھم کے متعلق پیشگوئی کا اعلان فرمایا تو آتھم نے خوف زدہ ہو کر کانوں کی طرف ہاتھ اٹھائے اور دانتوں میں انگلی لی اور کہا کہ میں نے تو دجال نہیں کہا۔

(سیرۃ المہدی جلد1صفحہ92)

ایک لڑکے کی پیدائش

فرماتے ہیں:

[illegible]ء میں میں قادیان آیا ہوا تھا۔ میری بیوی بھی میرے ساتھ تھی۔ یہ میری دوسری بیوی تھی۔ اس کے بطن سے بہت سی اولاد پیدا ہوئی جو مر جاتی رہی ان دنوں عورتیں حضرت مسیح موعود کو دعا کے لئے عرض کرتی تھیں پانچ چھ عورتوں کے اولاد نہیں ہوتی تھی وہ اولاد ہونے کیلئے حضرت اقدس کی خدمت میں حاضر ہو کر دعا کیلئے عرض کرتی تھیں۔ میری اہلیہ بھی اس معاملہ میں اپنی عرضداشت حضور کی خدمت میں پہنچاتی رہی تھی۔ کچھ عرصہ کے بعد جب میں جنگ مقدس والے مناظرہ میں حضور کے ساتھ امرتسر تھا مجھے گھر سے خط آیا کہ خربوزے اگر ملیں تو ہمارے لئے لیتے آؤ۔ میں نے اس وقت سمجھ لیا کہ میرے گھر میں امیدواری ہے اس کے کچھ عرصہ کے بعد 12دسمبر 1893ء کو لڑکا پیدا ہوا۔ جس کا نام عبدالرحیم ہے جو حضور کی دعا کا نتیجہ ہے۔

جلسہ مذاہب اعظم میں شرکت

جلسہ مذاہب اعظم منعقدہ 26-27-28دسمبر 1896ء جس میں حضرت مسیح موعود کا معرکۃ الآرا لیکچر اسلامی اصول کی فلاسفی حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی نے پڑھ کر سنایا تھا۔ اس تاریخی جلسہ میں آپ کو بھی شمولیت کی سعادت حاصل ہوئی۔ بلکہ جب حضرت اقدس مضمون لکھوا رہے تھے تو آپ مضمون کو صاف کر کے لکھنے والوں میں شامل تھے۔

حضرت سردار عبدالرحمٰن صاحب سابق مہر سنگھ آپ کے بارے میں لکھتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود کی مساعی جمیلہ میں ہمیشہ بڑھ چڑھ کر امداد دیا کرتے تھے۔ سیالکوٹ لاہور وغیرہ کے لیکچروں میں حاضر ہو کر ہر طرح امداد دیا کرتے تھے۔

(الفضل 5جنوری 1945ء)

ایک منفرد اعزاز

آپ کو ایک حیرت انگیز انکشاف کا اعزاز ہوا۔ جن دنوں آپ سری نگر میں گشت کی ڈیوٹی پر تھے۔ انہی دنوں آپ کو ایک قبر کے بارے میں علم ہوا کہ یہ قبر نبی صاحب کی ہے۔ یوز آصف شہزادہ نبی یا پیغمبر صاحب کی قبر کے نام سے مشہور تھی۔ آپ نے اس کا ذکر حضرت مولوی نورالدین صاحب سے کیا جب حضرت مولوی صاحب کشمیر کی ملازمت چھوڑ کر قادیان تشریف لا چکے تھے۔ ایک دن حضرت اقدس کی مجلس میں حضرت مولوی صاحب نے خانیار سری نگر کی قبر کے واقعہ کے متعلق خلیفہ صاحب کی روایت بیان کی۔ چنانچہ حضرت اقدس نے آپ کو بلوایا اور اس قبر کے بارے مزید تحقیقات کرنے کا ارشاد فرمایا۔ خلیفہ صاحب نے مزید تحقیق کر کے اور کشمیر میں پھر کر 560علماء سے اس قبر کے متعلق شہادتیں جمع کر کے حضور کی خدمت میں پیش کر دیں جسے حضور نے بہت پسند فرمایا۔

حضرت اقدس نے کشمیر میں اس قبر کا انکشاف پہلی دفعہ اپنی کتاب راز حقیقت میں کیا۔ یہ کتاب 30نومبر 1898ء میں شائع ہوئی۔ حضرت اقدس نے حضرت خلیفہ نورالدین جمونی صاحب کی خدمت کا اعتراف اپنی کتاب تحفہ گولڑویہ میں فرمایا ہے۔ اور ملفوظات جلد اول صفحہ 502جدید ایڈیشن میں بھی آپ نے حضرت خلیفہ صاحب کا تعارف اپنے ایک ''ثقہ مرید'' کے طور پر کرایا ہے۔

حضرت خلیفہ صاحب بہت خوش خط تھے چنانچہ آپ کو حضرت اقدس کی کتب کے بہت سے مسودوں کو صاف کر کے حضور کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل ہوئی چنانچہ خلیفہ صاحب کے خاندان کے پاس حضرت اقدس کے ہاتھ کا لکھا ہوا کشتی نوح اور نزول المسیح کا اصل مسودہ موجود ہے۔ نزول المسیح میں پوری ہونے والی پیشگوئیوں کے نقشہ کی تیاری کا حکم حضرت اقدس نے حضرت خلیفہ صاحب اور حضرت مفتی محمد صادق صاحب کو دیا بعد میں یہ نقشہ کتاب میں شامل کر لیا گیا۔ (ذکر حبیب صفحہ 258)

حضور کی اقتداء و امامت الصلوٰۃ

فرماتے ہیں۔ ایک دفعہ جب گورداسپور حضرت صاحب تشریف لے گئے تو میں نے ایک بار حضور کے حکم سے نماز پڑھائی۔ اور حضور نے میری اقتداء میں نماز پڑھی۔ ایک دفعہ میں نے بھی گورداسپور میں حضور کی اقتداء میں نماز پڑھی۔

(حیات احمد جلد سوم صفحہ 123)

مالی قربانی

جب بھی حضرت اقدس کی طرف سے مالی قربانی کی تحریک ہوئی۔ آپ ہمیشہ اپنی حیثیت سے بڑھ کر حصہ لیتے۔ اور اپنے زیر اثر دوستوں کو بھی مالی قربانی کی تحریک کر کے شامل کرتے۔ جب 1905ء میں جماعت میں نظام وصیت کا آغاز ہوا تو آپ بھی وصیت کر کے اس بابرکت نظام میں شامل ہو گئے۔ آپ کا وصیت نمبر 389 ہے۔

حضرت ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب سابق مہر سنگھ حضرت خلیفہ صاحب کے بارے میں لکھتے ہیں ''میں نے دیکھا ہے کہ ایک ایک وقت میں آپ نے حضرت مسیح موعود...... کی خدمت میں پانچ پانچ سو روپیہ نذر پیش کیا۔ جب سے آپ نے مخیر طور پر چندہ جات میں حصہ لینا شروع کیا تب سے آپ کے کاروبار میں خداوند کریم نے ترقی پر ترقی دی۔ حضرت اقدس نے مالی جہاد میں حصہ لینے کے سلسلہ میں خلیفہ صاحب کا ذکر مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 87 آئینہ کمالات صفحہ 632 پر کیا ہے۔

درثمین کی اشاعت

درثمین جو حضرت مسیح موعود کے اشعار کا مجموعہ ہے اسے سب سے پہلے شائع کرنے کی سعادت حضرت خلیفہ صاحب نے پائی۔ احباب آپ کو جامع درثمین بھی کہا کرتے تھے۔ حضرت مسیح موعود کی وفات کے موقعہ پر آپ لاہور سے جنازہ کے ساتھ قادیان تشریف لے گئے۔ حضرت حکیم مولانا نورالدین صاحب کے انتخاب خلافت میں شامل ہوئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول سے تو خلیفہ صاحب کو خاص لگاؤ تھا۔ خلافت کا سارا عرصہ کمال اطاعت سے بسر کیا۔ پھر حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کے انتخاب میں شامل ہوئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کو بچپن سے بھی آپ جانتے تھے۔ اور ان سے بہت محبت کرتے تھے۔ بعض رویا و کشوف میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے بارے میں آپ کو خبر دی گئی تھی۔ حضور نے بھی کئی خطبات اور تقاریر میں آپ کا ذکر فرمایا آپ جماعت احمدیہ جموں کے روح رواں تھے۔ بیت الذکر کی تعمیر سے قبل آپ کے گھر میں نمازیں ادا کی جاتیں تھیں مرکز سلسلہ سے جانے والے علماء کا مہمان خانہ تھا۔ نظام جماعت کے سلسلہ میں ننگی تلوار تھے کسی کا لحاظ نہیں کرتے تھے۔

وفات

آپ نے 2ستمبر 1942ء کو جموں میں تقریباً نوے سال کی عمر میں وفات پائی۔ روزنامہ الفضل نے احباب جماعت کو آپ کی وفات کی اطلاع دیتے ہوئے لکھا۔

یہ خبر نہایت رنج اور افسوس کے ساتھ سنی جائے گی کہ حضرت خلیفہ نورالدین صاحب آف جموں جو حضرت مسیح موعود...... کے تین سو تیرہ (رفقاء) میں سے تھے۔ وفات پا گئے ہیں...... حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے نماز جنازہ پڑھائی نعش کو کندھا دیا اور مقبرہ بہشتی تک ساتھ تشریف لے گئے۔ مرحوم مقبرہ بہشتی کے قطعہ خاص (رفقاء) میں دفن کئے گئے ہیں۔ احباب بلندی درجات کیلئے دعا کریں۔

اولاد

آپ نے چار شادیاں کیں۔ پہلی بیوی سے بیٹی غلام فاطمہ صاحبہ اہلیہ حضرت ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب بی اے سابق مہر سنگھ دوسری بیوی سے خلیفہ عبدالرحیم صاحب سابق ہوم سیکرٹری ریاست جموں وکشمیر، ایک بیٹی امۃ اللہ صاحبہ اہلیہ میاں فیض احمد صاحب جموں۔ تیسری بیوی سے خلیفہ عبدالرحمٰن صاحب کوئٹہ سابق امیر جماعت جموں، چوتھی بیوی سے کوئی اولاد نہیں تھی۔ خلیفہ عبدالرحیم صاحب کی اولاد کی کینیڈا امریکہ میں رہائش ہے اور خلیفہ عبدالرحمٰن صاحب کی اولاد، خلیفہ طاہر احمد صاحب خلیفہ جمیل احمد صاحب کوئٹہ میں جماعتی خدمات میں فعال ہیں۔

حضرت خلیفہ صاحب کی روایات رجسٹر روایات نمبر12 ص58-76 میں درج ہیں اس میں سے کچھ واقعات حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی صاحب نے اخبار الحکم 7نومبر 1939ء میں درج فرمائے ہیں اور اپنی کتاب حیات احمد میں بھی درج فرمائے ہیں۔ بعض روایات کا سیرت حضرت مسیح موعود میں ذکر کیا۔ اسی طرح سیرت المہدی از حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب حصہ سوم میں بھی روایات ہیں۔

براعظم انٹارکٹیکا

☆ رقبہ 5,100,000 مربع میل

☆14,200,000 مربع کلومیٹر

☆ براعظم انٹارکٹیکا رقبے کے لحاظ سے دنیا کا پانچواں بڑا براعظم ہے۔ جو دنیا کی خشکی کا 9.3% رقبہ گھیرے ہوئے ہے۔

☆ براعظم انٹارکٹیکا ایک غیر آباد علاقہ ہے۔ یہاں کوئی مستقل آبادی نہیں ہے۔

(انجینئر محمود مجیب اصغر صاحب)

حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کا ذکر خیر

حضرت مرزا مبارک احمد صاحب کی زندگی بلاشبہ مبارک کاموں سے عبارت ہے۔ تعلیم کے حصول کے بعد انہوں نے اپنی زندگی خدمت دین کے لئے وقف کی اور اپنے بزرگ والد خلیفۃ المسیح الثانی کے مبارک قدموں میں رہ کر لمبا عرصہ خدمت دین کی توفیق پائی۔ پھر ساری خلافت ثالثہ میں خلیفۂ وقت کی اطاعت میں خدمت دین کی مقدور بھر توفیق پائی۔ اور اس طرح خلافت رابعہ میں بھی خدمت پر مامور رہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے زمانے میں ہم نے انہیں وکیل اعلیٰ تحریک جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ، وکیل التبشیر اور صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ کی حیثیت میں دیکھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے بعض سفروں میں بھی ساتھ رہے۔ جلسہ سالانہ ربوہ پر ''ذکر حبیب'' پر ان کی کئی تقریریں سنیں۔

تھا۔ دعا سے پہلے حضرت مرزا مبارک احمد صاحب نے ایک تقریر فرمائی جس کا خلاصہ یہ ہے کہ بعض اوقات جماعت کا امیر یا کوئی عہدیدار دنیوی لحاظ سے اعلیٰ مرتبہ پر فائز ہوتا ہے۔ اور جماعت میں اسے ایک خاص عزت حاصل ہوتی ہے اور بعض اوقات اگلا عہدیدار دنیوی لحاظ سے اس حیثیت کا نہیں ہوتا لیکن جماعت کا فرض ہے کہ وہ جتنا احترام پہلے امیر کا کرتی تھی اتنا ہی احترام اگلے امیر کا بھی کرے اور اسی طرح اس کی اطاعت کرے جیسے پہلے امیر کی کرتی تھی۔ اس سلسلہ میں آپ نے حضرت مصلح موعود کے دور خلافت کی بعض مثالیں بھی دیں۔ چنانچہ یہ خطاب نہایت بامو قع اور قیمتی نصائح پر مشتمل تھا جس کا عاملہ کے ذہنوں پر خاص اثر ہوا۔ اس کے بعد حضرت مرزا مبارک احمد صاحب نے اجتماعی دعا کروائی۔

1985ء کے جلسہ سالانہ برطانیہ پر انہوں نے انجینئر منیر احمد فرخ صاحب سے کہا کہ میں بیمار ہوں۔ میرے لئے ترجمانی کے کیبن میں جو سٹیج کے ملحق تھا آرام کا انتظام کردیں۔ فرخ صاحب نے گدا Matress بچھوا دیا لیکن حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے معرکۃ الآراء خطاب کے دوران پورا وقت اپنی کرسی پر ہی بیٹھے رہے اور ایک منٹ کے لئے بھی آرام کا خیال نہیں آیا حالانکہ آرام کرنے کا انتظام ہو چکا تھا۔ خاکسار نے یہ سارا نظارہ اپنی آنکھوں سے دیکھا کیونکہ خاکسار بھی فرخ صاحب کے ساتھ ڈیوٹی دے رہا تھا۔

1984ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی موجودگی میں ربوہ میں جو مجلس مشاورت ہوئی اس میں حضرت مرزا مبارک احمد صاحب بحیثیت مجلس تحریک جدید کے صدر کے طور پر شامل تھے۔ خاکسار اس وقت

دورۂ چین اور تاثرات

1973ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے انہیں چین کے دورے پر بھجوایا تھا۔ واپس آکر انہوں نے ایک تقریر کراچی احمدیہ ہال میں بھی کی تھی۔ خدا بھلا کرے چوہدری عبدالغفور صاحب کا جو اس وقت ضلع حیدر آباد کے قائد خدام الاحمدیہ تھے۔ یہ عاجز بھی ان دنوں چند ماہ پہلے حیدر آباد ٹرانسفر ہو کر گیا تھا۔

چوہدری عبدالغفور صاحب اپنی جیپ میں ہمیں کراچی لے گئے۔ جہاں احمدیہ ہال میں حضرت مرزا مبارک احمد صاحب نے اپنے اس تاریخی دورے کے تاثرات بیان کئے۔

اسلام آباد کی مجلس سے خطاب

یہ غالباً 1980ء کی بات ہے اسلام آباد کے امیر جماعت احمدیہ جنرل عبدالعلی صاحب تھے اور انہوں نے صحت کی خرابی کی وجہ سے اور علاج کے لئے ملک سے باہر جانا تھا اور خلیفۂ وقت سے اجازت لے لی۔ ان کی جگہ شیخ عبدالوہاب صاحب امیر مقرر ہوئے وہ اس وقت فیڈرل گورنمنٹ میں ڈپٹی سیکرٹری تھے۔ جماعت نے ایک الوداعی تقریب چاند ریسٹورنٹ اسلام آباد میں ترتیب دی جس میں چیف گیسٹ حضرت مرزا مبارک احمد صاحب تھے۔ آپ ان دنوں اسلام آباد تشریف لائے ہوئے تھے اور جماعت نے انہیں اس الوداعی تقریب کے لئے مدعو کیا۔ اس تقریب میں جماعت کی مجلس عاملہ کے علاوہ ذیلی تنظیموں کی مجالس عاملہ بھی شامل تھیں۔ خاکسار اس وقت خدام الاحمدیہ اسلام آباد کی عاملہ میں تھا۔ اور اس دعوت میں شریک

شعبہ ترجمانی

یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ انجینئرز کی جو ٹیم اسلام آباد میں Simultaneous Interpretation System پر کام کر رہی تھی ان کی پہلی Presentation اسلام آباد میں حضرت مرزا مبارک احمد صاحب کو ہی کی گئی ہے اور انہوں نے ہی حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کو رپورٹ دی تھی جس کے بعد انہوں نے ہی انجینئر منیر احمد فرخ صاحب اور انجینئر ملک لال خان صاحب کو حضور سے ملوایا تھا اور اس کے بعد اس کام کی باقاعدہ نگرانی حضرت مرزا طاہر احمد صاحب کے سپرد کی گئی تھی۔ جنہوں نے پہلے انصار اللہ کے سالانہ اجتماع پر 1980ء میں ہی Trial کروایا اور پھر باقاعدہ جلسہ سالانہ ربوہ 1980ء سے یہ سسٹم انگلش اور انڈونیشیا دو زبانوں کے لئے مستعمل ہونا شروع ہوا جو خدا کے فضل سے اب کئی زبانوں میں ہر جلسہ سالانہ پر مستعمل ہے۔

احترام خلافت

اس عاجز نے دیکھا کہ حضرت مرزا مبارک احمد صاحب میں بہت احتیاط کا پہلو تھا وہ ہر قسم کے اعزازات کا خلیفۂ وقت کو ہی مستحق سمجھتے تھے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے انہیں بہت عزت بخشی۔ ہر اہم کام میں انہیں خدمت کا موقع ملا۔ فضل عمر فاؤنڈیشن کے اولین ڈائریکٹرز میں سے تھے۔ باہر کے مشنوں کے کئی دورے بھی کئے اور خلیفۂ وقت کی نمائندگی فرمائی۔

خلافت رابعہ کی مجلس انتخاب خلافت کی صدارت کا اعزاز بھی حضرت مرزا مبارک احمد صاحب کو حاصل ہوا۔ اگرچہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع، حضرت میاں صاحب سے چودہ پندرہ سال عمر میں چھوٹے تھے لیکن بڑا بھائی ہونے کے باوجود حضور کا بہت احترام کرتے تھے۔

فقہ کی مشہور کتاب

ھدایۃ

مصنف: شیخ الاسلام برہان الدین ابوالحسن علی بن ابی بکر الفرغانی المرغینانی (حنفی) (511ھ-593ھ)

امام مرغینانی نے سب سے پہلے ایک کتاب ''بدایۃ المبتدی'' کے نام سے لکھی جس میں قدوری اور جامع صغیر کے مسائل کو جمع کیا اور اس میں مزید مسائل ضروریہ کا اضافہ بھی کیا اور آپ نے وعدہ کیا کہ اگر توفیق ہوئی تو اس کتاب کی شرح لکھوں گا چنانچہ کچھ عرصہ کے بعد آپ نے 80 جلدوں میں اس کی شرح ''کفایۃ المنتہی'' کے نام سے لکھی۔ اسے لوگوں کے لیے زیادہ سے زیادہ فائدہ مند بنانے کے لیے آپ نے کفایۃ المنتہی کی تلخیص کی۔ گویا یہ مشہور اور متداول کتاب بدایۃ المبتدی کی شرح اور کفایۃ المنتہی کی تلخیص ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ جو کتاب اتنی جلدوں کا نچوڑ ہو اس کا ایک ایک فقرہ کتنی وضاحت اور تفصیل کا محتاج ہے۔ علامہ مرغینانی ''ھدایۃ'' کی تصنیف میں برابر تیرہ سال تک مشغول رہے۔

اس کتاب کی طرز یہ ہے کہ امام صاحب پہلے امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف کی دلیل لکھتے ہیں اور پھر صرف امام اعظم ابو حنیفہ کی۔ اس طرح دونوں قسم کے دلائل سے جواب خود بخود ظاہر ہو جاتا ہے۔ اگرچہ ھدایہ حنفی مسلک کے مطابق تحریر کی گئی ہے تاہم اس میں دوسرے ائمہ کے مسالک کا تذکرہ بھی موجود ہے۔ حنفیوں کی یہ معتبر ترین کتاب درس نظامی میں بھی شامل ہے۔ فقہی کتابوں میں سے ھدایہ کو خدا نے وہ مقبولیت عطا فرمائی کہ شاید ہی کوئی اور کتاب اتنی مشہور ہوگئی ہو۔

مسقط کے نمائندہ کے طور پر شوریٰ میں شامل ہوا تھا۔

حضرت میاں صاحب سے میری خط و کتابت

یہ عاجز حضرت میاں مبارک احمد صاحب کو بھی بعض اوقات دعا کے لئے خط لکھتا رہا ہے۔ ان کے مختصر اور پُر خلوص جواب آتے رہتے تھے۔ کئی خطوط خاکسار نے اپنے پاس سنبھالے ہوئے ہیں۔

حضرت مرزا مبارک احمد صاحب نے اپنی زندگی میں خاکسار کے لئے اور خاکسار کے متعلقین کے لئے دعائیں کی ہیں اس لئے ہم بھی دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت میاں صاحب کو اجر عظیم بخشے اور جنت الفردوس کے اعلیٰ علیین میں اپنے سب پیاروں کے ساتھ جگہ دے اور آپ کی اولاد در اولاد اور سارے خاندان اور متعلقین پر اپنے فضلوں، رحمتوں اور برکتوں کی بارش برساتا رہے۔ آمین۔

اے خدا برتربت او ابر رحمت ہا ببار
داخلش کن از کمال فضل در بیت النعیم

جنگ بھارت۔چین

بھارت اور چین کے درمیان ہونے والی جنگ تبت، ہمالیہ اور نیفا (نارتھ ایسٹ فرنٹیر ایجنسی) کے متنازعہ علاقوں اور سرحدات کے حوالے سے ہوئی۔ چین اس علاقے کو اپنا علاقہ قرار دیتا تھا اور تاریخ بھی بتاتی ہے کہ تیرہویں صدی میں چنگیز خان کے پوتے قبلائی خان نے یہاں حکمرانی کی تھی اور اس خاندان کے بعد مانچو خانوادے کی سترہویں صدی تک یہاں حکمرانی رہی، لیکن اب بھارت اس علاقے پر اپنا حق جتا رہا تھا۔ چنانچہ 1962ء کو چین نے بھارت پر پوری طاقت سے حملہ کیا اور بھارتی فوج کو سرحدات سے کئی میل پیچھے دھکیل دیا۔ اس وقت کے سفارتی حلقوں کے مطابق اگر یہ جنگ طویل عرصے تک جاری رہتی تو میکموہن لائن (چین و بھارت کی سرحد) کے دونوں جانب سے بڑی جغرافیائی تبدیلی واقع ہو سکتی تھی۔ اس جنگ میں دونوں جانب سے مجموعی طور پر دس ہزار فوجی اور عام شہری ہلاک ہوئے، جن میں اکثریت بھارتیوں کی تھی۔ جنگ کا نتیجہ بھارت کی شکست کی صورت میں سامنے آیا، تاہم 21 نومبر 1962ء کو چین نے یک طرفہ طور پر بھارت کے ساتھ سرحدی جنگ بندی کا اعلان کیا اور کہا کہ چینی فوج 1959ء کی باؤنڈری لائن سے 12 میل پیچھے ہٹ جائے گی۔ چین نے یہ اقدام سرا سر خطے میں امن اور سرحدی تنازعہ کو ختم کرنے کیلئے اٹھایا تھا۔

تعارف

مجلہ "الطاہر"

(احمدیہ ہومیوپیتھک ریسرچ ایسوسی ایشن)

ایڈیٹر: حافظ کرامت اللہ ظفر
زیر انتظام: ہومیو پیتھک ریسرچ ایسوسی ایشن (احمرا)
صفحات: 126

خدا تعالیٰ نے اس زمانہ میں بہت سے ظاہری اور باطنی علوم کے رازوں سے پردے اٹھائے ایسی ہی ایک ترقی علم طب کے میدان میں بھی ہوئی جب ایک جرمن ڈاکٹر سموئیل ہانمن نے شفا دینے کے ہومیو پیتھی اصول دنیا کو بتائے ہومیو پیتھی آج سے 214 سال سے پہلے دریافت کی گئی جو سادہ، آرام دہ اور آسان طریق علاج ہے اور فطرت کے اصولوں کے عین مطابق ہے۔ اس علاج نے بہت ترقی کی اور جماعت احمدیہ نے اس کو پروان چڑھانے میں اور ایک روحانی ذریعہ علاج ثابت کرنے میں بہت تاریخی کام سرانجام دیئے۔

آج کے دور میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے ہومیو پیتھی کو جدید تحقیقات، رجحانات اور نئے انداز سے پروان چڑھایا۔ احمدیہ ہومیو پیتھک ریسرچ ایسوسی ایشن یعنی احمرا خدا تعالیٰ کے فضل سے ہومیو پیتھی کی ترویج و اشاعت میں سرگرم عمل ہے۔ دیگر قابل ذکر امور کے علاوہ حال ہی میں اس ایسوسی ایشن کو ایک مجلّہ ''الطاہر'' شائع کرنے کی توفیق ملی ہے اس مجلّہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے ہومیو پیتھی کے حوالے سے بہت سے علمی نکات اور تحقیقات شامل کی گئی ہیں۔ اس رسالے کا مقصد یہ ہے کہ حضور نے جو راہیں تحقیق کی متعین فرمائی ہیں احمدی ہومیو پیتھ ڈاکٹرز کی توجہ اس طرف مبذول کرائی جائے تاکہ ہومیو پیتھی کے علاج میں مہارت حاصل کی جاسکے اور خدمت خلق کے اس کام کو آگے سے آگے بڑھایا جائے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے ہومیو پیتھی کے موضوع پر شہرہ آفاق لیکچرز میں جگہ جگہ ہومیو پیتھ ڈاکٹرز کو تحقیقات کرنے کی تحریک فرمائی گویا ڈاکٹرز کو جگایا ہے۔ دراصل آپ ان کو ہومیو پیتھی کی آسمانی رفعتوں میں لے جانا چاہتے تھے انہیں لیکچرز میں سے احمرا نے اس رسالہ میں ان انقلاب آفریں ارشادات کو ایک جگہ اکٹھا کر دیا ہے جو حضرت خلیفہ رابع نے ہومیو پیتھی کی تحقیق سے متعلق بیان فرمائے۔

حضرت خلیفہ رابع کے بے شمار احسانات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ انہوں نے ہومیو پیتھی کی ترقی کے لئے بے شمار تحقیق کے میدان کھول کر رکھ دیئے۔ حضور کی خواہش تھی کہ احمدی ڈاکٹرز حضور کو ان تحقیقات کے نتائج پہنچاتے رہیں۔

آرٹ پیپر اور چار رنگوں میں شائع ہونے والے اس مجلّہ میں حضور کے جو ارشادات جمع کئے گئے ہیں ان کے موضوعات یہ ہیں: شہد کے خواص اور اس پر تحقیق، پرووِنگ کو جماعت میں رواج دینا چاہئے، پرووِنگ کا طریق، سانپ بوٹی کی پرووِنگ، ایلو پیتھک دواؤں کی ہومیو پیتھک پوٹینسیز، پیپل کے پتوں کی دوا، حادمزمن کی تحقیق، ایڈز میں سلیشیا کا استعمال، کینسر پر تحقیقات، خلیاتی تبدیلیوں کی حدود، حمل کی متلی پر تحقیق، نمک سے ملیریا کا علاج، عام سفید بالوں کا علاج، دمہ کا علاج، چھینکوں کی الرجی میں سلیشیا کا علاج، مسوڑھوں کے امراض پر تحقیق، دل کا دورہ، گینگرین، فالج کے علاج، رس گلا برا پر تحقیق کی ضرورت، آرسینک پر تحقیق، تھوجا کی تشخیص، وٹامنز سے علاج۔ الغرض حضور کے 63 ارشادات کے ذریعہ یہ ثابت کیا گیا ہے کہ ہومیو پیتھی کے اس جدید دور میں بھی ایسا روحانی علاج ہے جس کے اندر بظاہر لاعلاج امراض کا یقینی علاج موجود ہے۔

اس کے بعد بیس سال تک فضل عمر ڈسپنسری وقف جدید ربوہ میں خدمت کی توفیق پانے والے مکرم ڈاکٹر عبدالباری بنگالی صاحب کی یادوں کو بھی اس رسالے میں سمیٹا گیا ہے۔ طاہر ریسرچ انسٹیٹیوٹ کا ایک کارنامہ یہ ہے کہ ہومیو پیتھی دوائیاں بنانے کی مشین پوٹنٹائزر بنایا ہے جو آغاز میں معرض وجود میں آنے والی مشین کے عین مطابق ہے۔ یہ پوٹنٹائزر ساڑھے چار منٹ میں 30 اور ستائیس منٹ میں 200 پوٹینسی تیار کر سکتا ہے۔ اسی طرح ایک لاکھ پوٹینسی تک کی دوا تیار کرنے کی قابلیت رکھتا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے مبارک دور میں احمرا قائم کی گئی۔ اس کے ذمہ ہومیو پیتھی کی ترویج کا کام ہے اس کے تحت شائع ہونے والے ''الطاہر'' میں پاکستان بھر کے 304 ہومیو پیتھک ڈاکٹرز کے نام اور ایڈریس پر مشتمل لسٹ بھی شامل کی گئی ہے۔ حضرت خلیفہ رابع کی تحقیقات میں سب سے زیادہ شہد کو جگہ دی گئی ہے۔ طاہر ہومیو پیتھک ریسرچ انسٹیٹیوٹ ربوہ کے زیر اہتمام شہد پر پرووِنگ مکمل کی گئی ہے 26 فروری 2003ء کو شہد کی پرووِنگ کا آغاز ہوا جس میں چار خواتین سمیت اٹھارہ پروورز شامل ہوئے۔ یہ پرووِنگ ڈیڑھ ماہ سے زائد عرصہ تک جاری رہی۔ مکرم ڈاکٹر وقار منظور بسرا صاحب کی زیر نگرانی اس پرووِنگ کے نتائج اکٹھے کئے گئے اور تمام رپورٹ کو اس رسالہ میں شائع کر دیا گیا ہے۔

احمرا کے تحت شائع ہونے والے اس رسالہ کے ٹائٹل پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع (جن کے نام سے یہ منسوب ہے) کی خوبصورت رنگین تصویر شائع کی گئی ہے۔ اندر کے صفحات میں بھی کچھ تصاویر شائع کی گئی ہیں۔ جس طرح اس رسالہ کو ظاہری لحاظ سے قابل دید اور دلکش بنایا گیا ہے اسی طرح اس میں شامل کئے جانے والے مضامین کو بھی قابل عمل اور اہم بنانے میں محنت کی گئی ہے۔

اس کامیاب رسالے کی اشاعت پر ڈاکٹر وقار منظور بسراء صاحب صدر احمرا، مکرم حافظ کرامت اللہ ظفر صاحب ایڈیٹر الطاہر اور ان کی جملہ ٹیم مبارکباد کے مستحق ہیں جن کی دن رات کی کاوشوں سے یہ اہم دستاویز تشکیل کے مراحل سے گزری اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین۔ (ایف شمس)

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 37014 میں ناصرہ متین زوجہ سلطان احمد ظفر قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر 31 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالعلوم شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 26-2-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ حق مہر وصول شدہ بصورت طلائی زیور مالیتی -/12000 روپے۔ 2۔ طلائی زیورات وزنی 2 تولے مالیتی -/14500 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ ناصرہ متین زوجہ سلطان احمد ظفر دارالعلوم شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 1 چوہدری منیر احمد ولد چوہدری غلام احمد دارالعلوم شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 2 سلطان احمد ظفر خاوند موصیہ

مسل نمبر 37015 میں مدثر احمد درانی ولد محمد شریف درانی قوم درانی پیشہ تجارت عمر 24 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالعلوم شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 24 فروری 2004ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ ایک عدد موٹر سائیکل مالیتی -/43000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/5000 روپے ماہوار بصورت تجارت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد مدثر احمد درانی ولد محمد شریف درانی دارالعلوم شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 1 چوہدری منیر احمد ولد چوہدری غلام احمد دارالعلوم شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 2 عنایت اللہ خالد ولد عالم دین دارالعلوم شرقی ربوہ

مسل نمبر 37016 میں روبینہ یاسمین زوجہ مدثر احمد درانی قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالعلوم شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 24-2-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی زیورات وزنی 6 تولے مالیتی -/43200 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ روبینہ یاسمین زوجہ مدثر احمد درانی دارالعلوم شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 1 چوہدری منیر احمد ولد چوہدری غلام احمد دارالعلوم شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 2 عنایت اللہ خالد ولد عالم دین دارالعلوم شرقی ربوہ

مسل نمبر 37017 میں بشارت احمد قمر ولد برکت علی قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر 46 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالعلوم شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 27-2-2004 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ مکان رقبہ 5 مرلے واقع دارالعلوم شرقی ربوہ مالیتی -/300000

روپے۔اس وقت مجھے مبلغ (3100+2400) روپے ماہوار بصورت (پنشن+ملازمت) مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔العبد بشارت احمد قمر ولد برکت علی دارالعلوم شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 1 چوہدری منیر احمد ولد چوہدری غلام احمد دارالعلوم شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 2 عنایت اللہ خالد ولد عالم دین دارالعلوم شرقی ربوہ

مسل نمبر 37018 میں جاوید اقبال ولد قاضی رشید احمد قوم قریشی پیشہ ملازمت عمر 33 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالعلوم شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 29 فروری 2004ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔مکان رقبہ 10 مرلے واقع دارالعلوم شرقی ربوہ مالیتی -/90000 روپے کا 2/3 حصہ۔اس وقت مجھے مبلغ -/3000 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔العبد جاوید اقبال ولد قاضی رشید احمد دارالعلوم شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 1 چوہدری منیر احمد ولد چوہدری غلام احمد دارالعلوم شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 2 عنایت اللہ خالد ولد عالم دین دارالعلوم شرقی ربوہ

مسل نمبر 37019 میں نعیم اختر زوجہ محمد یوسف باجوہ قوم جٹ باجوہ پیشہ خانہ داری عمر 55 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالیمن غربی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 1-3-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔1۔حق مہر وصول شدہ -/2000 روپے۔2۔طلائی زیورات وزنی 65.580 گرام مالیتی -/45250 روپے۔3۔رہائشی پلاٹ رقبہ 10 مرلے واقع ناصر آباد جنوبی ربوہ مالیتی -/300000 روپے۔4۔ترکہ والد محترم زرعی زمین رقبہ 36 کنال واقع پہاڑنگ اونچہ مالیتی -/300000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامۃ نعیم اختر زوجہ محمد یوسف باجوہ دارالیمن غربی ربوہ گواہ شد نمبر 1 محمد یوسف باجوہ خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 رفاقت احمد باجوہ پسر موصی

مسل نمبر 37020 میں عطاء الہادی ولد منصور احمد ناصر قوم آرائیں پیشہ طالب علمی عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالیمن غربی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 4 فروری 2004ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد عطاء الہادی ولد منصور احمد ناصر دارالیمن غربی ربوہ گواہ شد نمبر 1 رانا طاہر احمد ولد چوہدری امیر احمد خان دارالیمن غربی ربوہ گواہ شد نمبر 2 محمد یوسف باجوہ ولد عبداللہ خان باجوہ دارالیمن غربی ربوہ

مسل نمبر 37021 میں اکمل احمد ولد نصیر احمد قوم رحمانی پیشہ کارکن تزئین کمیٹی ربوہ عمر 25 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالیمن شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 8-3-2004 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/3300 روپے ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد اکمل احمد ولد نصیر احمد دارالیمن شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 1 محمد ادریس شاہد وصیت نمبر 21836 گواہ شد نمبر 2 محمد جمیل ولد امام دین دارالیمن شرقی ربوہ

درخواست دعا

مکرم مرزا کلیم احمد صاحب حلقہ سبزہ زار ملتان روڈ لاہور طویل عرصہ سے بیمار ہیں۔احباب جماعت سے ان کی صحت کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ولادت

مکرم وسیم احمد شمس صاحب مربی سلسلہ ٹاؤن شپ لاہور لکھتے ہیں۔خاکسار کے چھوٹے بھائی چوہدری نعیم احمد صاحب قمر نائب قائد و ناظم مال مجلس خدام الاحمدیہ ضلع گجرات کو اللہ تعالیٰ نے 15 جولائی 2004ء کو دو بیٹیوں کے بعد بیٹا عطا فرمایا ہے۔نومولود کا نام فہیم احمد تجویز ہوا ہے جو وقف نو کی مبارک تحریک میں شامل ہے۔ بچہ مکرم چوہدری عطا محمد صاحب ٹیچر ریٹائرڈ کھاریاں کا پوتا اور چوہدری عنایت اللہ صاحب ریٹائرڈ سٹیشن ماسٹر رحمت غربی ربوہ کا نواسہ ہے۔بچے کی صحت و سلامتی اور خادم دین ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

ولادت

مکرم شکیل احمد صاحب دارالعلوم جنوبی اطلاع دیتے ہیں کہ خاکسار کے بڑے بھائی مکرم تنویر احمد صاحب (سابق کارکن الفضل شعبہ کمپیوٹر) حال یو۔کے کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے 17 جولائی 2004ء بروز ہفتہ چار بیٹیوں کے بعد پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔بچے کا نام حماد احمد مبارک تجویز کیا گیا ہے۔نومولود مکرم محمد سلیم صاحب آف دارالعلوم جنوبی کا پوتا اور مکرم محمد امین صاحب آف 565 گ۔ب ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ کا نواسہ ہے۔احباب جماعت سے بچے کے نیک صالح اور والدین کیلئے قرۃ العین ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

درخواست دعا

مکرم ڈاکٹر محمد احمد اشرف صاحب فضل عمر ہسپتال ربوہ اطلاع دیتے ہیں کہ مکرم محمود احمد چغتائی صاحب صدر جماعت لورن سکوگ ناروے بعارضہ قلب بیمار ہیں۔ان کی انجیو پلاسٹی کے بعد دل کا بائی پاس آپریشن ہوا ہے۔احباب جماعت ان کی صحت کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کریں۔اللہ تعالیٰ آپریشن کے بعد کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔آمین

مکرم عبدالقادر فاروقی صاحب رحمن پورہ لاہور کا بیٹا اسد احمد فاروقی عمر ڈیڑھ سال شدید بیمار ہے اس کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

مکرم عمیر ستار صاحب ناظم اطفال علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کو ایک موٹر سائیکل کے ساتھ حادثہ پیش آ گیا۔اور زخمی ہوگئے احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

مکرم طارق احمد صاحب کارکن روزنامہ الفضل لکھتے ہیں۔میری خوشدامن مکرمہ خدیجہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم سجاد خان صاحب دارالعلوم شرقی حلقہ نور مورخہ 17 جولائی 2004ء کو بعمر 70 سال وفات پا گئیں۔اگلے روز مکرم قاری محمد عاشق صاحب نے بعد نماز فجر بیت نور دارالعلوم شرقی میں نماز جنازہ پڑھائی اور قبرستان عام میں تدفین کے بعد مکرم منیر احمد صاحب عابد مربی سلسلہ نے دعا کروائی۔مرحومہ نے دو بیٹے اور چار بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔جو سب شادی شدہ ہیں۔احباب سے ان کی مغفرت اور بلندی درجات کیلئے درخواست دعا ہے۔

نکاح

مکرم میاں عدنان جاوید چغتائی صاحب سابق قائد ضلع خدام الاحمدیہ ساہیوال ابن مکرم میاں جاوید عمر صاحب نائب زعیم انصاراللہ ساہیوال شہر کا نکاح مکرمہ ناجیہ ناز صاحبہ بنت مکرم عبدالحکیم فاروقی صاحب مرحوم ماڈل ٹاؤن لاہور مورخہ 25۔اپریل 2004ء کو مکرم حمید اللہ مربی سلسلہ نے مبلغ تین لاکھ روپے حق مہر پر الحمید۔ماڈل ٹاؤن لاہور میں پڑھا لڑکا اور لڑکی دونوں پروفیسر عبدالرحمن ناصر صاحب مرحوم ٹی آئی کالج قادیان کے نواسہ اور نواسی ہیں۔اس رشتہ کے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔

کیریئر کونسلنگ سیمینار کا انعقاد

مورخہ 12 جولائی 2004ء کو حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور میں کیریئر کونسلنگ کا ایک اجلاس ہوا۔جس کی صدارت مکرم رانا مبارک احمد صاحب صدر حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور نے کی۔شعبہ تعلیم حلقہ کے زیر انتظام بیت الاحد علامہ اقبال ٹاؤن لاہور میں احمدی طلباء کیلئے اس کا اہتمام کیا گیا۔جس میں مختلف شعبہ جات کے پروفیسرز اور ماہرین نے مختلف علوم کا مکمل تعارف کروایا۔ان کی اہمیت بیان کی نیز یہ بتایا کہ کن صلاحیتوں کے طلباء کے لئے کون سے شعبے موزوں ہوں۔دعا کے ساتھ تقریب کا اختتام ہوا۔اور مہمانوں کی خدمت میں طعام پیش کیا گیا۔

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

سوموار 26 جولائی 2004ء

12-30 a.m	لقاء مع العرب
1-50 a.m	گلشن وقف نو
2-50 a.m	چلڈرنز کارنر
3-10 a.m	سیرت حضرت مسیح موعود
3-50 a.m	دورہ افریقہ
5-00 a.m	تلاوت، درس حدیث، خبریں
6-00 a.m	بچوں کا پروگرام
6-30 a.m	سوال و جواب
7-30 a.m	جلسہ سالانہ کی یادیں
8-35 a.m	خطبہ جمعہ
9-00 a.m	چلڈرنز کلاس
9-55 a.m	گلشن وقف نو
11-00 a.m	تلاوت، درس حدیث، خبریں
12-00 p.m	لقاء مع العرب
1-30 p.m	جلسہ سالانہ کی یادیں
2-45 p.m	فرانسیسی سروس
3-45 p.m	انڈونیشین سروس
5-00 p.m	تلاوت، درس حدیث، خبریں
6-00 p.m	زندہ لوگ
6-30 p.m	فرانسیسی سروس
6-55 p.m	خطبہ جمعہ
7-55 p.m	علمی خطابات
9-00 p.m	جلسہ سالانہ کی یادیں
10-00 p.m	سوال وجواب
10-50 p.m	سفر بذریعہ ایم ٹی اے

منگل 27 جولائی 2004ء

12-30 a.m	لقاء مع العرب
1-35 a.m	خطبہ جمعہ
2-35 a.m	چلڈرنز کارنر
3-00 a.m	علمی خطابات
4-00 a.m	سوال وجواب
5-00 a.m	تلاوت، درس ملفوظات، خبریں
6-05 a.m	خطبہ جمعہ
6-45 a.m	بچوں کا پروگرام
7-15 a.m	سوال وجواب
8-25 a.m	جلسہ سالانہ کی یادیں
9-30 a.m	لجنہ میگزین
10-10 a.m	خطبہ جمعہ
11-05 a.m	تلاوت، درس ملفوظات، خبریں
11-50 p.m	لقاء مع العرب
1-00 p.m	جلسہ سالانہ کی یادیں
1-50 p.m	ملاقات
2-55 p.m	انڈونیشین سروس
4-00 p.m	خطبہ جمعہ
4-35 p.m	سفر بذریعہ ایم ٹی اے
5-00 p.m	تلاوت، درس ملفوظات، خبریں
5-45 p.m	تعارف
6-50 p.m	ملاقات
7-50 p.m	گلشن وقف نو
9-00 p.m	جلسہ سالانہ کی یادیں
10-00 p.m	سفر بذریعہ ایم ٹی اے
10-50 p.m	سوال وجواب
11-15 p.m	ملاقات

بدھ 28 جولائی 2004ء

12-35 a.m	لقاء مع العرب
1-40 a.m	بچوں کا پروگرام
2-10 a.m	دورہ افریقہ
3-10 a.m	لجنہ میگزین
4-00 a.m	سوال وجواب
5-00 a.m	تلاوت، ہماری تعلیم، خبریں
6-00 a.m	بستان وقف نو
7-00 a.m	دورہ افریقہ
8-15 a.m	چلڈرنز کارنر
8-45 a.m	سوال وجواب
9-55 a.m	ہماری کائنات
10-10 a.m	تقاریر جلسہ سالانہ
11-00 a.m	تلاوت، خبریں
11-30 a.m	لقاء مع العرب
12-35 p.m	سواحیلی سروس
1-30 p.m	خطبہ جمعہ
2-45 p.m	انڈونیشین سروس
3-45 p.m	دورہ افریقہ
5-00 p.m	تلاوت، ہماری تعلیم، خبریں
5-55 p.m	تقاریر جلسہ سالانہ
6-30 p.m	ہماری کائنات
6-55 p.m	بنگلہ سروس
7-55 p.m	خطبہ جمعہ
8-10 p.m	بستان وقف نو
9-15 p.m	تقاریر جلسہ سالانہ
10-50 p.m	سفر بذریعہ ایم ٹی اے
11-00 p.m	سوال وجواب
11-25 p.m	ہماری کائنات

ربوہ میں طلوع وغروب 23 جولائی 2004ء

طلوع فجر	3:40
طلوع آفتاب	5:16
زوال آفتاب	12:15
وقت عصر	5:08
غروب آفتاب	7:14
وقت عشاء	8:49

جنرل اسمبلی میں اسرائیل کے خلاف قرارداد منظور اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے اسرائیل کی تعمیر کردہ باڑ کے خلاف عالمی عدالت انصاف کے فیصلے پر عملدرآمد کیلئے قرارداد بھاری اکثریت سے منظور کر لی ہے۔ قرارداد کے حق میں پاکستان سمیت 150رکن ممالک نے ووٹ دیا جبکہ مخالفت میں محض 6ووٹ پڑے۔ یورپی یونین کے 25رکن ملکوں نے قرارداد کے حق میں ووٹ دیا۔10 ممالک نے حصہ نہیں لیا۔ قرارداد میں اسرائیل سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ باڑ گرا دے اور اس سے متاثر ہونے والے فلسطینیوں کو ہرجانہ ادا کرے۔ یہودی ریاست نے قرارداد مسترد کر دی ہے۔

ٹی وی لائسنس سے مستثنیٰ ادارے پی ٹی وی کے ترجمان نے کہا ہے کہ مساجد سرکاری ہسپتال اور فلاحی ادارے ٹی وی لائسنس فیس سے مستثنیٰ ہوں گے۔ ایسے گھرانے جن میں ٹی وی نہیں واپڈا دفتر سے ملنے والے فارم بھر کر دیں

سارک کا اہم فیصلوں پر اتفاق سارک وزارتی کونسل کا اختتامی اجلاس اسلام آباد میں ہوا۔ سارک ممالک نے دہشت گردی کے خاتمہ اور اقتصادی تعاون کیلئے اہم فیصلوں پر اتفاق کیا۔ غربت کے خاتمہ کے لئے مختلف اداروں اور ممالک سے مدد لی جائے گی۔

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
زاہد جیولرز
مہران مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائٹر: حاجی زاہد مقصود 04524-215231

الرحیم پراپرٹی سنٹر
کالج روڈ بالمقابل جامعہ کنٹین ربوہ
فون آفس: 215040 رہائش: 214691

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
افضل جیولرز
چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ
میاں غلام مرتضیٰ محمود دکان 213649 رہائش 211649

CAR LEASING
From All Banks
Contact
NAEEM KHAN LAHORE
PH:0300-4243800

زرمبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ۔ کاروباری سیاحتی، بیرون ملک مقیم احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے ہوئے قالین ساتھ لے جائیں
بخارا اصفہان، شجرکار، ویجی ٹیبل ڈائز۔ کوکیشن افغانی وغیرہ
مقبول احمد خان آف شکرگڑھ
احمد مقبول کارپٹس
12۔ٹیگور پارک نکلسن روڈ لاہور عقب شوبرا ہوٹل
042-6306163-6368130Fax:042-6368134
E-mail:muaazkhan786@hotmail.com

احباب جماعت جلسہ سالانہ U.K کے لئے MTA کی کرسٹل کلیئر نشریات کیلئے سپیشل سالڈ ڈش اور ڈیجیٹل ریسیور کیلئے ہم سے رابطہ کریں۔ فون دکان: 7351722
موبائل: 0300-9419235
فیصل مارکیٹ 3 ہال روڈ۔ لاہور
نواز سیٹلائٹ
پروپرائٹر: شوکت ریاض قریشی

سی پی ایل نمبر 29